# ذمی مرد اور کتابیہ عورت سے نکاح کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

ذمی مرد کا نکاح مسلمان عورت سے ہو سکتا ہے نیز مسلمان مرد کا کتابیہ سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

## جواب

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسلمان عورت کا نکاح کسی قسم کے کافر سے نہیں ہو سکتا۔ اور مسلمان مرد کے کتابیہ (یعنی عیسائیہ یا یہودیہ) عورت سے نکاح کرنے میں تفصیل ہے کہ اگر کتابیہ عورت ذمیہ ہے جو مطیع الاسلام ہو کر دار الاسلام میں مسلمانوں کے زیر حکومت رہتی ہو تو اس کے ساتھ بغیر ضرورت کے مسلمان مرد کا نکاح کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور اگر کتابیہ عورت حربیہ ہو تو اس کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ تحریمی و ناجائز و گناہ ہے۔

**نوٹ:** واضح رہے کہ! یہ احکام اُس وقت ہیں کہ جب وہ عورت واقعی کتابیہ ہو اور اگر صرف نام کی کتابیہ (یہودیہ، نصرانیہ) ہو اور حقیقۃً نیچری اور دہریہ مذہب رکھتی ہو، جیسے آج کل کے بہت سے عیسائی کہلانے والوں کا حقیقت میں کوئی مذہب ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ دہریے ہوتے ہیں، تو ان سے بالکل نکاح ہو ہی نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ﴾ ترجمہ کنز العرفان: نہ یہ ان (کافروں) کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال ہیں۔ (پارہ 28، سورۃ الممتحنۃ، آیت 10)

ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "منها اسلام الرجل إذا كانت المرأة مسلمة فلا يجوز إنكاح المؤمنة الكافر؛ لقوله تعالى: ﴿وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَتّٰى یُؤْمِنُوْا﴾" ترجمہ: نکاح

کی شرائط میں سے ایک شرط مرد کا مسلمان ہونا ہے، جب عورت مسلمان ہو، لہذا مؤمنہ عورت کا کافر مرد سے نکاح کرنا، جائز نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور (مسلمان عورتوں کو) مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ (بدائع الصنائع، کتاب النکاح، ج 2، ص 271، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی علیہ فرماتے ہیں: ”مسلمان عورت کا نکاح مطلقاً کسی کافر سے نہیں ہوسکتا۔ کتابی ہو یا مشرک یا دہریہ، یہاں تک کہ اُن کی عورتیں جو مسلمان ہوں، اُنہیں واپس دینا حرام ہے۔“ (فتاوٰی رضویہ، ج 11، ص 511، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتح القدیر میں ہے ”وتکرہ الکتابیۃ الحربیۃ إجماعا لانفتاح باب الفتنۃ“ ترجمہ: حربیہ کتابیہ سے نکاح، بالاجماع مکروہ ہے، کیونکہ اس سے فتنے کا دروازہ کھلنے کا اندیشہ ہے۔ (فتح القدیر، جلد 3، کتاب النکاح، صفحہ 228، 229، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "کتابیہ سے نکاح کا جواز عدم ممانعت وعدم گناہ صرف کتابیہ ذمیہ میں ہے جو مطیع الاسلام ہو کر دار الاسلام میں مسلمانوں کے زیر حکومت رہتی ہو وہ بھی خالی از کراہت نہیں، بلکہ بے ضرورت مکروہ ہے، فتح القدیر میں فرمایا: ”الاولی ان لا یفعل ولا یاکل ذبیحتھم الا للضرورۃ“ (بہتر یہ ہے کہ بلا ضرورت ان سے نکاح نہ کیا اور نہ ان کا ذبیحہ کھایا جائے۔) مگر کتابیہ حربیہ سے نکاح یعنی مذکورہ جائز نہیں، بلکہ عند التحقیق ممنوع وگناہ ہے، علمائے کرام وجہِ ممانعت، اندیشہ فتنہ قرار دیتے ہیں کہ ممکن ہے کہ اُس سے ایسا تعلقِ قلب پیدا ہو، جس کے باعث آدمی دار الحرب میں وطن کر لے نیز بچے پر اندیشہ ہے کہ کفار کی عادتیں سیکھے، نیز احتمال ہے کہ عورت بحالت حمل قید کی جائے تو بچہ غلام بنے۔" (فتاوٰی رضویہ، جلد 11، صفحہ 400، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی امجدیہ میں ہے "اِس زمانہ کے نصاریٰ اب اُس قسم کے نہیں ہیں، جو زمانہ سابق میں تھے، آج کل تو بالکل دہریہ ونیچریہ ہیں، لہذا ان کے وہ احکام نہیں، جو نصاریٰ کے تھے، کہ مسلمان کا نکاح نصرانیہ سے ہو جائے یا اُن کا ذبیحہ جائز ہو۔۔۔ بلکہ اب تو علماء تصریح فرماتے ہیں: النصرانی لا ذبیحۃ لہ (یعنی نصرانی کا

ذبح کردہ جانور حلال نہیں۔) نصرانیہ جب کہ نصرانیہ ہو اور یہودیہ یہودیہ ہو تو مکروہ، مگر ذمیہ ہو تو مکروہ تنزیہی اور حربیہ ہو تو مکروہ تحریمی قریب بحرام۔" (فتاوی امجدیہ، جلد2، صفحہ69، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**مجیب:** ابوشاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

**فتوی نمبر:** WAT-3818

**تاریخ اجراء:** 12ذوالقعدۃالحرام1446ھ/10مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net